Regd No. L. 5254

— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱؎

یوم سہ شنبہ ۲۳ صفر ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۱ اخاء ۱۳۳۴ھش | ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۳۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے الحمد للہ

ربوہ ۱۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

"طبیعت بہتر ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

اخبارِ ربوہ

ربوہ ۱۰ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو انتڑی اور گردہ کی درد میں کسی قدر افاقہ ہے۔ مگر اعصابی بے چینی بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— بیگم صاحبہ حضرت میاں صاحب ممدوح کو بدستور ضعف اور گھبراہٹ کی تکلیف ہے احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے مبلغ اسلام امریکہ کے اعزاز میں دعوتِ عصرانہ دی۔ جس میں امریکہ کے سابق مبلغین کے علاوہ متعدد دیگر بزرگانِ سلسلہ بھی شامل ہوئے۔

ہندوستان کے اب ۱۶ صوبے مدغم کر دیئے جائیں گے ریاستی حکمرانوں کے موجودہ عہدے بھی اڑا دیئے جائیں گے

بھارت کے صوبائی حد بندی کمیشن کی اہم سفارشات

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ ہندوستان کے صوبائی حد بندی کمیشن نے یہ سفارش کی ہے۔ کہ ملک کو سولہ صوبوں میں منقسم کر دیا جائے۔ واضح رہے کہ اس وقت بھارت میں ۲۷ صوبے ہیں — حد بندی کمیشن کی سفارشات کے مطابق ملک کے تمام سابق ریاستی حکمرانوں کے موجودہ عہدے بھی ختم کر دیئے جائیں گے۔

بھارتی حکومت نے دو سال قبل ملک میں صوبوں کی موجودہ حد بندی پر نظر ثانی کرنے کے لئے اس حد بندی کمیشن کا تقرر کیا تھا۔ آج صبح اس کمیشن نے اپنی سفارشات شائع کر دیں۔ سفارشات کے مطابق ملک لسانی بنیاد پر ۱۶ صوبوں میں تقسیم کر دیا جائے گا اور ریاستی حکمرانوں کے موجودہ عہدے بھی ختم کر دیئے جائیں گے۔ گویا ۱۱ صوبے مدغم ہو جائیں گے ملک کے تین علاقے براہ راست مرکزی حکومت کے ماتحت رہیں گے۔ ان میں دہلی آسام میں منی پور کا علاقہ اور جزائر انڈیمان وغیرہ شامل ہیں۔

جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے وسیع پیمانے پر ریلیف کا کام شروع کر دیا

سیالکوٹ ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے سرگرمی کے ساتھ امدادی کام شروع کر دیا ہے۔ ایک ریلیف کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس نے فوری طور پر لحاف اور رضائیاں پکو اکر ساہو وال کے گرد گھرے ہوئے لوگوں میں تقسیم کیں۔ چورنڈا نارووال وغیرہ مقامات پر مستقل سنٹر قائم کئے گئے ہیں۔ ہر سنٹر کا انچارج دیگر ضروری سامان و ادویات لے کر اپنے اپنے سنٹر کو روانہ ہو گیا ہے۔ ایسے مستحق غربا جن کی رہائش کی کوئی صورت نہیں رہی۔ ان کے مکانات کی دوبارہ تعمیر کے لئے ابتدائی انتظامات شروع ہیں۔ اس سلسلے میں مقامی احمدی ڈاکٹروں حکیموں اور معماروں نے اپنی خدمات مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے سپرد کر دی ہیں۔ (نامہ نگار)

— کراچی ۱۰ اکتوبر۔ گورنر جنرل پاکستان نے ایک خاص فرمان کے ذریعہ ۱۴ اکتوبر سے مغربی پاکستان کے لئے لاہور میں ایک ہائی کورٹ قائم کر دیا ہے۔ جس کی شاخیں کراچی اور پشاور میں کام کریں گی۔ اس فرمان کے رو سے مغربی پاکستان کی وہ تمام عدالتیں ختم ہو جائیں گی جو ہائی کورٹ کے اختیارات رکھتی ہیں۔

خدام الاحمدیہ ربوہ کے چالیس ارکان پر مشتمل امدادی پارٹی سیلاب زدہ علاقہ میں مصروف عمل ہے

ربوہ ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ۴۰ خدام پر مشتمل ایک پارٹی سیلاب زدہ علاقہ میں نہایت مفید اور قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اور مصیبت زدگان کی ہر ممکن مدد کرنے میں مصروف ہے — یہ پارٹی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی ہدایت اور قیادت ربوہ کے زیر انتظام شیخوپورہ روانہ ہوئی تھی۔ اس میں چار ڈاکٹروں کے علاوہ متعدد معمار اور تیراک نوجوان بھی شامل ہیں۔ ۷ ستمبر کو جب قائد ربوہ ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب نے اس پارٹی میں شامل ہو کر مصیبت زدگان کی مدد کرنے کی خدام کو تحریک کی تو زبانی مشہ... یں امدادی کام اور مصیبت زدگان کی آبادکاری ایک زبردست مسئلہ ہے۔ جو اچانک ہمارے سامنے آگیا ہے۔ ہم اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اپنے تمام ذرائع بروئے کار لا رہے ہیں۔

— قاہرہ ۱۰ اکتوبر۔ وزیر خارجہ لبنان نے یہاں ایک نشری تقریر میں بتایا کہ اگر روس نے پیشکش کی تو لبنان اس سے اسلحہ حاصل کرنے پر رضامند ہو جائے گا۔

سیلاب کے خطرہ کے پیش نظر بہاولپور اور بہاول نگر میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا

بغداد الجدید ۱۰ اکتوبر۔ سیلاب کے خطرہ کے پیش نظر بہاولپور اور بہاول نگر میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ کل صبح سلیمانکی ہیڈ میں پانی کا اخراج بہت بڑھ جانے کی وجہ سے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ بہاولپور کے قریب نہر کا بایاں کنارہ کئی مقامات سے ٹوٹ گیا۔ اور دائیں کنارے کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا۔ اگر یہ کنارہ ٹوٹ گیا۔ تو بہاولپور کے علاقہ کو شدید نقصان پہونچنے کا خطرہ ہے۔ خطرے کے مقامات پر فوج بھیجی جا رہی ہے۔ اور یہ بھی انتظام کیا جا رہا ہے کہ اگر ضرورت ہوئی تو خطرہ میں محصور آبادی کو نکال کر محفوظ مقام تک پہونچا دیا جائے۔

مشرقی پنجاب میں آٹھ ہزار مویشی سیلاب میں بہہ گئے

جالندھر ۱۰ اکتوبر۔ تازہ اطلاعات کے مطابق مشرقی پنجاب میں اب سیلاب کا زور کم ہو رہا ہے۔ آج سے امرتسر اور جالندھر کے درمیان بس سروس شروع کی جا رہی ہے — ایک سرکاری ترجمان نے سیلاب کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کم و بیش آٹھ ہزار مویشی اس سیلاب میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ ۲۲۵ اشخاص کے ڈوب جانے کی بھی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

کل شام بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آل انڈیا ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا سیلاب کے سلسلہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء

خدائے واحد پر ایمان ہی مساوات پیدا کرسکتا ہے

نئی دہلی کی خبر ہے کہ

نئی دہلی ۳ اکتوبر۔ کل جینی ہندوؤں کے ایک مندر میں تین سو اچھوتوں نے پوجا کی غرض سے داخل ہونے کی کوشش کی۔ مگر کٹر ہندوؤں نے انہیں داخل ہونے سے روکا۔ جس پر دونوں گروہوں میں تصادم ہو گیا۔ بھارت کے موجودہ قانون کی رو سے اچھوت کو بھی دوسرے ہندوؤں کے برابر حقوق حاصل ہیں۔ وہ مندروں میں جاکر پوجا پاٹ کر سکتے ہیں۔ مگر متعصب ہندو انہیں یہ حق دینے کے لئے تیار نہیں۔ کل بھارت کے وزیر داخلہ مسٹر پنت نے چھوت چھات اور ذات پات کے متعلق تقریر کرتے ہوئے اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا۔ مسٹر پنت نے کہا۔ کہ چھوت چھات کی باتیں اب بہت پرانی ہو چکی ہیں۔ اور موجودہ ترقی کے زمانے میں ان کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔" (المصلح ۵ اکتوبر ۵۵ء)

ایسی خبریں بھارت سے اکثر آتی رہتی ہیں۔ کہ اچھوتوں نے کسی مندر میں پوجا کے لئے داخل ہونے کی کوشش کی۔ اور اونچ جاتی ہندوؤں نے انہیں روک دیا۔ جہاں تک عبادت کے دستور کا تعلق ہے۔ اس میں چھوت چھات اور کسی نیچ جاتی کو مندر جانے سے روکنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ لیکن نہ صرف صدیوں کی رسومات بلکہ ذات پات کے اختلاف کی وجہ سے اونچ جاتی نیچ جاتیوں کو اپنے مخصوص مندروں میں داخل نہیں ہونے دیتے۔ ان کے خیال میں کسی نیچ جاتی کا مندر میں داخل ہونا مندر کو بھرشٹ کر دیتا ہے۔ اور اس میں دیوی دیوتا کی جن کے نام پر مندر بنایا گیا ہوتا ہے۔ توہین ہوتی ہے۔

بات دراصل یہ ہے۔ کہ ہندو مت کسی خاص مت کا نام نہیں ہے۔ جہانتک کسی خاص دیوی دیوتا کی پوجا کا تعلق ہے۔ ہر فرد کا مت جدا ہے۔ کوئی کسی دیوتا کو پوجتا ہے۔ اور کوئی کسی دیوتا کو۔ جب ہر آدمی کا مت جدا ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ یہ تفریق ذات پات میں بھی ہوتی ضروری تھی۔ لیکن اونچ جاتی چونکہ اچھوتوں کو ہندو سماج سے ہی باہر سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے مندروں میں اچھوت داخل ہوں۔

اسلام کے اثر سے اور موجودہ زمانہ کے خیالات سے متاثر ہو کر بعض اونچ جاتی ہندوؤں نے خاصکر سیاسی نقطۂ نظر سے ایک مدت سے یہ تحریک شروع کر رکھی ہے۔ کہ ذات پات کو ہندو سماج سے ختم کر دیا جائے۔ لیکن صدیوں کے تعصبات پر وہ ابھی تک قابو نہیں پا سکے۔ اور آئے دن ایسے واقعات سننے میں آتے رہتے ہیں۔ کہ اچھوتوں کو بالجبر مندروں میں جانے سے روکا گیا۔

اگرچہ عیسائیوں میں ذات پات کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ لیکن گرجاؤں میں بھی چھوٹے بڑے کا امتیاز موجود ہے۔ اکثر بڑے لوگوں کے لئے جگہیں مقرر ہوتی ہیں۔ اور عام عیسائی ان جگہوں میں نہیں بیٹھ سکتا۔ یہ خصوصیت صرف اسلام کی ہی مساجد کو حاصل ہے کہ وہاں اس قسم کا کوئی امتیاز نہیں۔ تمام انسان یکساں طور پر انسان ہیں۔ اور جہاں چاہیں مسجد میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اقبال ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

اسلام کی نظر میں بلحاظ انسانیت کے کوئی ادنیٰ و اعلیٰ نہیں ہے۔ اسلام میں بزرگی کا معیار تقویٰ قرار دیا گیا ہے۔ رنگ۔ نسل۔ قوم۔ قبیلہ ایسی کوئی بڑائی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ اسی لئے دنیا میں تمام مذہبی عبادت گاہوں میں صرف اسلام کی مساجد ہی ہیں۔ جہاں انسان اور انسان میں قطعاً کوئی امتیاز نہیں کیا جاتا۔ اور اس لحاظ سے بھی دنیا کا کوئی مذہب اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

آج دنیا کی اقوام میں انسانی بنیادی حقوق کا جو چرچا ہے۔ وہ اسلام ہی کی وجہ سے ہے۔ خواہ اس کو کوئی مانے یا نہ مانے انسان کی انسان کو نیچ سمجھنے کی لعنت صرف اسلام نے ہی ختم کی ہے۔ اور اس نے اس بدی کی جڑ پر کلہاڑی رکھی ہے۔

بھارت میں یہ لعنت کیوں دور نہیں ہو سکی۔ اور کیوں آئے دن ایسی خبریں ہم سنتے ہیں کہ فلاں جگہ اچھوتوں کو مندر میں جانے سے روکا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بھارت نے مذہب کی بناء پر نہیں بلکہ محض سیاسی مفاد کے پیش نظر چھوت چھات کو ممنوع قرار دیا ہے۔ پھر مندروں میں دیوی دیوتاؤں کی بوقلمونی اس کا باعث ہے۔ اگر بھارت کے تمام لوگ ایک خدا کے پرستار بن جائیں۔ تو وحدت عبادات کے ساتھ وحدتِ انسانیت بھی ان میں پیدا ہو سکتی ہے۔ جب دیوی دیوتاؤں میں اختلاف ہے۔ تو لازماً ان کے پوجنے والوں میں بھی اختلاف ہونے چاہئیں۔ اور ہم نہیں سمجھتے۔ کہ اچھوتوں کا اونچ جاتی کے مندروں میں داخل ہونے کے لئے اصرار کرنا صحیح ہے۔ جب بعض لوگ انہیں بعض دیوتاؤں کو پوجنے کی اجازت نہیں دیتے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ دیوتا ان کے لئے نہیں ہیں۔ وہ دیوتا محدود حیثیت رکھتے ہیں۔ اور صرف اونچ جاتیوں کے لئے ہی ہیں۔ اس لئے اچھوتوں کو ایک خدا کی پرستش کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ جو کسی خاص فرقہ یا کسی خاص قوم کا خدا نہیں ہے۔ بلکہ سب کا مشترکہ خدا ہے۔ جس کے سامنے برہمن کھشتری۔ ویش اور شودر کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ جو اچھوتوں کا بھی ویسا ہی خدا تعالےٰ ہے۔ جیسا کہ اونچ جاتیوں کا خدا تعالےٰ ہے۔ وہی دیوتاؤں کا دیوتا ہے۔ اسلام کا ماٹو لا الٰہ الا اللہ یعنی سوا اللہ کے کوئی خداوند نہیں

ظاہر ہے کہ جب سب انسان ایک خدا تعالےٰ کے بندے بن جائیں گے۔ تو ان میں باہم کوئی امتیاز بھی نہیں رہیگا۔

امریکہ اور انڈونیشیا کے مبلّغین اسلام کی تقاریر

ربوہ ۷ اکتوبر۔ مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے مبلغ انچارج امریکہ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ امریکہ میں صرف جماعت احمدیہ کو ہی یہ سعادت حاصل ہوئی ہے۔ کہ وہ نہایت منظم رنگ میں ملک کے طول و عرض میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ اور اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کو رفع کرنے کے لئے متواتر لٹریچر شائع کر رہی ہے۔

آپ نے بتایا۔ کہ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے امریکہ کے تعلیم یافتہ طبقہ میں اسلامی مسائل کو سمجھنے کے سلسلے میں ایک نہایت خوشگوار بنیادی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ آپ نے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں پیش آمدہ مشکلات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ باوجود نامساعد حالات کے اگر ہم نے پورے عزم اور یقین کے ساتھ وہاں پر تبلیغ اسلام کی مہم کو جاری رکھا۔ اور ساتھ ہی اپنے عمل سے صحیح اسلامی نمونہ قائم رکھا۔ تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں۔ جبکہ اہل امریکہ بھی سرعت کے ساتھ اسلام کی آغوش میں داخل ہونا شروع ہو جائیں گے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء کے ایک اجتماع میں جس میں متعدد بزرگان سلسلہ بھی شامل ہوئے۔ مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ اور مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا نے تقاریر فرمائیں۔ اور امریکہ اور انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام کی موجودہ رفتار پر روشنی ڈالی۔

مکرم میاں عبدالحی صاحب نے جو قریباً ۹ برس انڈونیشیا کے مختلف علاقوں میں کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں۔ اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ انڈونیشیا میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو علمی تفوق حاصل ہے ہماری جماعت ہی اسلامی مسائل پر لٹریچر تیار کر رہی ہے۔ اور جب اسلامی مسائل کو سمجھنے اور ان کی تحقیق کرنے کا سوال درپیش ہو۔ تو وہاں کے لوگ جماعت احمدیہ کی طرف ہی رجوع کرتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت تک تیس کے قریب اسلامی کتب کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ شائع کیا جا چکا ہے۔ جماعت کے مدارس اور دوسری تنظیمیں بھی اپنے اپنے دائرہ عمل میں نہایت مفید خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ وہاں کے باشندوں پر جوں جوں احمدیت کی حقانیت واضح ہو رہی ہے۔ وہ جوق در جوق احمدیت کی آغوش میں شامل ہو کر اسلام کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو رہے ہیں۔

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

احمدیت کا پیغام

اللہ تعالےٰ کا انتخاب صحیح ہے

پس اے عزیزو! سلسلہ احمدیہ کا قیام اسی سنت قدیمہ کے ماتحت ہوا ہے۔ اور انہی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے انبیاء نے اس زمانے کے مطابق بیان فرمائی ہیں۔ اگر مرزا صاحب کا انتخاب اس کام کے لئے مناسب نہ تھا۔ تو یہ خدا تعالےٰ پر الزام ہے۔ مرزا صاحب کا اس میں کیا قصور ہے۔ لیکن اگر خدا تعالےٰ عالم الغیب ہے۔ اور کوئی راز اس سے پوشیدہ نہیں۔ اور اس کے تمام کام حکمتوں سے پُر ہوتے ہیں۔ تو پھر سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتخاب ہی صحیح انتخاب تھا۔ اور انہی کے ماننے میں مسلمانوں اور دنیا کی بہتری ہے۔ آپ کوئی نیا پیغام دنیا کے لئے نہیں لائے۔ مگر وہی پیغام جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو سنایا تھا مگر دنیا اسے بھول گئی۔ وہی پیغام جو قرآن کریم نے پیش کیا تھا۔ مگر دنیا نے اس کی طرف سے مونہہ موڑ لیا۔ اور وہی وہ پیغام ہے کہ تمام کائنات کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے۔ اس نے انسان کو اپنی محبت اور تعلق کے لئے پیدا کیا ہے۔ اپنی صفات کو اسکے ذریعے سے ظاہر کرنے کے لئے اسے بنایا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اذقال ربک للملٰئکۃ انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ (سورہ بقرہ) پس آدم اور اس کی نسل خدا تعالےٰ کی خلیفہ یعنے اس کی نمائندہ ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی صفات کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پس تمام بنی نوع انسان کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی زندگیوں کو خدا تعالےٰ کی صفات کے مطابق بنائیں۔ اور جس طرح ایک نمائندہ اپنے تمام کاموں میں اپنے مؤکل کی طرف بار بار متوجہ ہوتا ہے۔ اور ایک غلام ہر نیا قدم اٹھانے سے پہلے اپنے آقا کی طرف دیکھتا ہے۔ اسی طرح انسان کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرے کہ خدا تعالےٰ اس کی ہر دم اور ہر کام میں راہنمائی کرے۔ اور تمام چیزوں میں زیادہ وہ اس کا محبوب ہو۔ اور تمام باتوں میں وہ اس پر توکل کرنے والا ہو۔ اور اسی غرض کو پورا کروانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں آئے۔ ان کا یہ کام تھا۔ کہ وہ دنیا دار لوگوں کو دیندار بنائیں۔ اسلام کی حکومت دلوں پر قائم کریں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر اپنے روحانی تخت پر بٹھائیں۔ جس تخت پر سے اتارنے کے لئے شیطانی طاقتیں اندرونی اور بیرونی حملے کر رہی ہیں۔

احمدیت مغز کی طرف توجہ دلاتی ہے

اس غرض کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مسلمانوں کو قشر کی بجائے مغز کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ احکام کا ظاہر بھی نہایت ضروری اور اہم ہے۔ لیکن بغیر باطن کی طرف توجہ کرنے کے انسان کوئی ترقی نہیں کر سکتا چنانچہ آپ نے ایک جماعت قائم کی۔ اور عہد بیعت میں یہ شرط مقرر کی۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ درحقیقت یہی مرض تھی۔ جو مسلمانوں کو گھن کی طرح کھا رہی تھی۔ باوجود اس کے کہ دنیا ان کے ہاتھوں سے چھٹ چکی تھی۔ پھر بھی دنیا ہی کی طرف ان کی توجہ جاتی تھی۔ اسلام کی ترقی کے معنے ان کے نزدیک بادشاہتوں کا حصول رہ گیا تھا۔ اور اسلام کی کامیابی کے معنے ان کے نزدیک مسلمان کہلانیوالوں کی تعلیم اور ان کی تجارت کی ترقی تھی۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں اس لئے نہیں آئے تھے۔ کہ لوگ مسلمان کہلانے لگ جائیں۔ بلکہ آپ لوگوں کو حقیقی مسلمان بنانے آئے تھے۔ جس کی تعریف قرآن کریم نے یہ فرمائی ہے۔ کہ من اسلم وجھہ للہ وہ اپنے سارے وجود کو خدا تعالےٰ کے لئے وقف کر دے۔ اور اپنی دنیوی حاجات کو دینی حاجات کے تابع کر دے۔ بظاہر یہ ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقتاً اسلام اور دیگر ادیان میں یہی فرق ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم علم حاصل نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ تم تجارتیں نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ صنعت و حرفت نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے۔ کہ تم اپنی حکومت کی مضبوطی کی کوشش نہ کرو۔ وہ صرف انسان کے نقطۂ نگاہ کو بدلتا ہے۔ دنیا میں تمام کاموں کے دو نقطۂ نگاہ ہوتے ہیں۔ ایک قشر سے مغز حاصل کرنے کا نقطۂ نگاہ ہوتا ہے۔ اور ایک مغز سے قشر حاصل کرنے کا نقطۂ نگاہ ہوتا ہے۔ جو شخص قشر سے مغز حاصل کرنے کی امید رکھتا ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے بلکہ اکثر وہ ناکام رہتا ہے۔ لیکن جو شخص مغز حاصل کرتا ہے۔ اس کو ساتھ ہی قشر بھی مل جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اتباع کی تمام جدوجہد دین کے لئے تھی۔ لیکن یہ نہیں کہ وہ دنیوی نعمتوں سے محروم ہو گئے ہوں۔ یہ تو ایک طبعی امر ہے جن لوگوں کو دین ملے گا۔ دنیا لونڈی کی طرح ان کے پیچھے دوڑتی آئے گی۔ لیکن دنیا کے ساتھ دین کا ملنا ضروری نہیں۔ بسا اوقات وہاں سہا دین بھی ہاتھوں سے جاتا رہتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انبیاء کے طریق پر چلتے ہوئے خدا تعالےٰ کے حکم سے دین پر زور دینا شروع کیا۔ جس وقت آپ ظاہر ہوئے مسلمانوں میں دو قسم کی تحریکیں جاری تھیں۔ ایک تحریک یہ تھی کہ مسلمان کمزور ہو چکے۔ اس لئے انہیں دنیوی طاقت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دوسری تحریک آپ نے چلائی۔ کہ ہم کو دین کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ دنیا اللہ تعالےٰ ہمیں خود بخود دے گا۔

ایک اہم کام

بعض لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھا کہ آپ کی تحریک بھی ویسی ہی ہے۔ جیسے آجکل کے صوفیا وغیرہ کی تحریک ہوتی ہے کہ وہ ظاہری طور پر نماز روزہ پر زور دیتے ہیں۔ اور اچھے بھلے آدمیوں کو خلوت میں بٹھا کر پردہ نشین عورتوں کی طرح بنا دیتے ہیں۔ اگر آپ ایسا کرتے تو یقیناً آپ بھی مغز کے نام سے ایک قشر کے حصول کی تحریک کرتے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ آپ نے جہاں دینی احکام پر زور دیا۔ وہاں اس بات پر بھی زور دیا۔ کہ دین اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسلئے آیا کرتا ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ نے میرے لئے بڑے بڑے نشانات ظاہر فرمائے ہیں

"میں ایک مرد ہوں کہ خدا میرے ساتھ گفتگو کرتا ہے۔ اور اپنے خاص خزانہ سے مجھے تعلیم دیتا ہے۔ اور اپنے ادب سے میری تادیب فرماتا ہے۔ وہ اپنی مجھ پر وحی بھیجتا ہے۔ میں اس کی وحی کی پیروی کرتا ہوں۔ ایسی صورت میں مجھے کونسی ایسی ضرورت ہے۔ کہ میں اس کی راہ کو ترک کرکے دوسری متفرق راہیں اختیار کروں۔ جو کچھ آج تک میں نے کہا ہے اسی کے امر سے کہا ہے۔ اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں ملایا۔ اور نہ میں نے خدا پر میں نے کوئی افترا باندھا ہے۔ مفتری کا انجام ہلاکت ہے۔ پس اس کاروبار پر تعجب کرنے کا کونسا مقام ہے۔ اس قادر مطلق خدا کے کاروبار پر تعجب نہ کرو۔ کیونکہ اس نے تو زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ وہ جو کچھ چاہتا کرتا ہے اور کسی کو مجال نہیں کہ اس سے پوچھے کہ یہ کیا کیا۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

کردہ انسان کے ذہن کو جلا بخشے اور اسکے دماغ کو منور کرے اور اس کی عقل کو تیز کرے آپ نے کہا جو شخص سچے طور پر دین پر عمل کرتا ہے اور بناوٹ سے کام نہیں لیتا۔ دین اس کے اندر اخلاقِ فاضلہ پیدا کرتا ہے۔ دین اس کے اندر قوتِ عملیہ پیدا کرتا ہے۔ اور دین اس کے اندر ایثار اور قربانی کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم دین کو اختیار کرو، تم نمازیں پڑھو، تم روزے رکھو، حج کرو۔ زکوٰۃ دو۔ لیکن وہ نمازیں پڑھو جو قرآن نے بتائی ہیں اور وہ روزے رکھو جو قرآن نے بتائے ہیں۔ اور وہ حج کرو جو قرآن نے بتایا ہے۔ اور وہ زکوٰۃ دو جو قرآن نے بتائی ہے۔ قرآن کریم تم سے اٹھک بیٹھک کا مطالبہ نہیں کرتا۔ نہ وہ تم سے بھوکے رہنے کا مطالبہ کرتا ہے، نہ اپنا ملک بے فائدہ چھوڑنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ نہ اپنا مال گنوانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ قرآن کریم نماز کے متعلق یہ فرماتا ہے کہ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر نماز تم سے فحشا اور منکر کو ترک کروا دیتی ہے۔ پس اگر وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو نماز کا قرآن کریم نے بتایا ہے۔ تو تمہاری نماز نماز نہیں ہے۔ اور روزے کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے لعلکم تتقون۔ روزہ اسلئے مقرر کیا گیا ہے۔ تاتمہارے اندر تقوےٰ اور اخلاقِ فاضلہ پیدا ہوں۔ پس اگر تم روزے رکھتے ہو اور یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوتا تو معلوم ہوا تمہاری نیت درست نہیں اور تم روزہ نہیں رکھتے بلکہ تم اپنے آپ کو بھوکا رکھتے ہو اور خدا تعالےٰ کو تمہارا بھوکا رکھنا مطلوب نہیں۔ اور حج کے لئے فرماتا ہے کہ بغاوت کے خیالات کو روکنے اور باہمی جھگڑوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس حج رفث اور فسق اور جدال کو روکنے کے لئے ہے اور زکوٰۃ کے لئے فرماتا ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم و تزکیھم بھا زکوٰۃ تزکیہ فرد و قوم اور تطہیر قلب و افکار کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ پس جب تک یہ نتائج پیدا نہ ہوں تمہارا حج اور تمہاری زکوٰۃ صرف دکھاوے کے ہیں۔ پس تم نماز پڑھو روزہ رکھو۔ حج کرو، زکوٰۃ دو۔ مگر تمہاری نماز اور روزے اور حج کو میں تب تسلیم کرونگا جب ان کا نتیجہ نکلے اور تم فحشاء و منکر سے بچو اور تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو اور رفث و فسوق اور جدال سے کلی طور پر دور ہو جاؤ اور تزکیہ فرد و قوم اور تطہیر قلب و افکار تم کو حاصل ہو۔ لیکن جس شخص کے اندر یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوگا۔ میں اسے اپنی جماعت میں نہیں سمجھونگا۔ کیونکہ اس نے قشر کو اختیار کیا۔ مغز کو اختیار نہیں کیا۔ جو خدا تعالےٰ کا مقصود تھا۔ اسی طرح تمام باقی عبادات کے متعلق آپ نے مغز پر زور دیا اور فرمایا کہ اسلام کا کوئی حکم ایسا نہیں جو حکمت کے بغیر ہو۔ خدا تعالےٰ آنکھوں کو نظر نہیں آتا، خدا تعالےٰ دل کو نظر آتا ہے۔ خدا تعالےٰ کو ہاتھوں سے نہیں چھوا جاتا، خدا تعالےٰ کو محبت سے چھوا جاتا ہے۔ پس مذہب کی یہ غرض نہیں کہ وہ صرف آنکھ اور ہاتھ پر حکومت کرے۔ بلکہ جب کبھی وہ آنکھ اور ہاتھ پر حکومت کرتا ہے۔ تو وہ دل اور جذبات کو صاف کرنے کے لئے حکومت کرتا ہے۔ تاکہ وہ قوتیں انسان کے اندر پیدا ہوں۔ جن سے وہ خدا تعالےٰ کو دیکھ سکے۔ اور جن سے وہ خدا تعالےٰ کو چھو سکے۔ اور وہ قوتیں پیدا ہوں کہ جن سے وہ خدا تعالےٰ کی آواز کو سن سکے۔

سنہ ۱۹۰۵ء کا زلزلہ کانگڑہ اور اللہ تعالےٰ کی معجزانہ حفاظت

مئی سنہ ۱۹۰۵ء میں کانگڑہ کے علاقہ میں ایک سخت تباہ کن زلزلہ آیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر قبل از وقت اس زلزلہ کی اطلاع شائع فرمادی تھی اور بتا دیا تھا کہ یہ زلزلہ اپنی تباہی اور بربادی کے لحاظ سے عدیم النظیر ہوگا ساتھ ہی حضور نے واضح فرمادیا تھا۔ کہ جو لوگ اپنے گناہوں سے توبہ کریں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کریں گے۔ انہیں اللہ تعالےٰ معجزانہ طور پر اس زلزلہ کی تباہی سے بچائے گا۔ مکرم مرزا برکت علی صاحب مرحوم (جو صحابہ حضرت مسیح موعودؑ میں سے تھے) بھی ان بزرگوں میں سے تھے جو اس زلزلہ کی لپیٹ میں آئے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے انہیں احمدیت کی برکت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے معجزانہ طور پر بچالیا۔ ذیل میں آپ کی نوٹ بک میں سے آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی وہ تحریر درج کی جاتی ہے۔ جو زلزلہ سے بچنے کے متعلق آپ نے سنہ ۱۹۲۹ء میں لکھی تھی۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام باغ میں خیمہ زن تھے۔ اور یہ وہ وقت تھا جبکہ یہ عاجز (مرزا برکت علی صاحب مرحوم۔ الحکم) ان دنوں آپ وہاں پر سب ڈویژنل کلرک تھے۔) سنہ ۱۹۰۵ء کے زلزلہ میں دھرم سالہ ضلع کانگڑہ میں مکان کے ملبہ میں دو گھنٹہ دبا رہ کر بارک ماسٹر کے قلی یا مزدور پیشہ لوگوں کے نکالنے کی وجہ جان سلامت لے کر قادیان پہنچا تھا۔ تو اتفاق سے حضور سے بھی ملاقات ہو گئی۔ حضور سے مصافحہ کیا تو حضور نے خود ہی عاجز سے دریافت فرمایا۔ کہ زلزلہ جو آیا تھا۔ تم اس وقت کیسے بچ گئے۔ چونکہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے میرے متعلق حضور کی خدمت میں پہلے بھی اخویم گلاب خان صاحب آف سیالکوٹ سے میری رشتہ داری کا ذکر فرماکر دھرم سالہ کے زلزلہ میں ہمارا محفوظ رہنا بتلا دیا ہوا تھا۔ اسلئے حضور نے مجھ سے متعدد بار مختلف سوال کئے۔ جن کا مفہوم یہ تھا کہ تم مکان میں دب گئے تھے۔ پھر کیسے بچ گئے ہو خاکسار نے تفصیل سے اپنا واقعہ یوں بیان کیا کہ یہ عاجز ایک مضبوط پلنگ پر سویا ہوا تھا۔ جس کے چاروں پاؤں لوہے کی مضبوط سیخوں سے اس طرح پیوست تھے کہ کئی من بوجھ کی برداشت ان میں تھی۔ زلزلہ کے وقت ایک چارپائی جو میرے پلنگ کے مقابل دیوار کے ساتھ کھڑی تھی۔ اس دیوار کا سارا بوجھ برداشت کر کے میرے سامنے کی طرف میں روک بن گئی۔ اور مجھے سانس لینے کے لئے تھوڑا سا خلا پیدا ہو گیا۔ اور میرے پیٹھ کی طرف کی دیوار میں ایک کھڑکی تھی جس کا اوپر والا بڑا پتھر ساری دیوار کا بوجھ اٹھائے ہوئے میری پیٹھ کی طرف چارپائی سے ٹیک لگائے کھڑا رہا۔ اور مجھ پر دیوار نہ گر سکی۔ چھت پر ایک قینچی کی قسم لکڑی اور بیان کردہ دیواروں کے مسمار شدہ حصہ کے نیچے جو بچی ہوئی دیوار دو تین فٹ قائم تھی اور میری چارپائی یا پلنگ سے ذرا اونچی تھی وہ قینچی اس حصہ دیوار پر جم گئی اور سارے چھت کا بوجھ اس قینچی پر رہا اور صرف ملبہ کا بوجھ مجھ پر پڑا جس سے میرا دم خارج ہونا رہا مجھے بے ہوشی تو ہو گئی۔ لیکن موت وارد نہیں ہوئی۔ مزدوروں نے مجھے ملبہ سے نکالا تو میری زبان پر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری تھا۔ اور چھت سے باہر آتے ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہارات متعلق زلزلہ کا میرے ذہن میں یہ استدلال گذر رہا تھا کہ یہ وہی نقشہ ہے جو حضور نے یہ الہام

"دو موتا موتی لگ رہی ہے"

میں ظاہر فرمایا تھا اور زلزلہ کی خبر کو عفت الدیار محلھا و مقامھا کے الفاظ سے حضور نے شائع بھی فرمایا ہوا ہے مجھے یاد ہے کہ جب بھی یہ خاکسار واقعہ بیان کرکے خاموش ہوتا۔ حضور پھر ارشاد فرماتے کہ اس کے بعد تم نے کیا سمجھا۔ کہ کس طرح بچاؤ ہوا۔ اور حضور کرید کرید کر بھی پوچھتے تھے۔ جس کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور زلزلہ کی پوری کیفیت سننا چاہتے تھے۔ اور مجھے اب تک یاد ہے کہ میں نے حضور کو یہ بھی بتلایا کہ وہاں کون کون احمدی تھے اور نیز یہ بھی کہ وہ تمام بچ گئے ہیں۔ چنانچہ مرزا رحیم بیگ مرحوم مع اہل و عیال اور یہ عاجز اور ایک دو دوست جو ہمارے قریب ہی رہتے تھے اور جو زلزلہ کے جھٹکا سے خوف کھا کر کودکر مکان سے باہر آگئے اور بچ گئے اور نیز پالم پور کے ایک دوست اور بعض اور دوست جو عارضی طور پر وہاں گئے۔ اور زلزلہ سے بچکر پیدل ہی بھاگ آئے۔ الغرض میں نے جب حضور کو واقعہ سنایا تو حضور نے بھی اپنے اشتہار میں پہلے سے ہی اس کا ذکر موجود ہونا ظاہر فرمادیا کہ ہمارا کوئی احمدی وہاں زلزلہ میں ضائع نہیں ہوا۔ اس مجلس میں عاجز نے شیخ یعقوب علی صاحب تراب سابق ایڈیٹر الحکم کی موجودگی اور مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی موجودگی میں خود دیکھے اور شیخ یعقوب علی صاحب اب بھی زندہ ہیں غالباً وہ یاد رکھتے ہوں گے۔ آج قریباً سنہ ۱۹۲۹ء میں یہ عاجز اپنی قلم سے یہ واقعہ لکھ رہا ہے تاکہ آئیوالی ہماری نسل کم از کم اس واقعہ سے فائدہ اٹھا سکے"۔

ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماماً

بہاء اللہ کے مدعیٔ الوہیت ہونے کا ایک اور ثبوت

بہائی عقیدہ میں تشریعی اور غیر تشریعی نبوت کا ذکر

اہلِ بہاء دورِ نبوّت کو ختم سمجھتے ہیں

(از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

"کلیہ انبیاء بر دو قسم اند۔ قسمے نبی بالاستقلال اند و متبوع۔ و قسمے دیگر غیر مستقل و تابع۔ انبیائے مستقلہ اصحاب شریعت اند و موسس دورِ جدید کہ از ظہور آناں عالم خلعت جدید پوشد و تاسیس جدید شود و کتاب جدید نازل گردد و بدون واسطہ اقتباس فیض از حقیقتِ الوہیت نمائند نورانیت شان نورانیت ذاتیہ است مانند آفتاب کہ بذاتہ لذاتہ روشن است و روشنائی از لوازم ذاتیہ آں مقتبس از کوکبے دیگر نیست۔ این مطالع صبح احدیت منبع فیض اند و آئینہ ذاتِ حقیقت۔ و قسمے دیگر از انبیا تابع اند و مروج زیرا فرع اند نہ مستقل اقتباس فیض از انبیا مستقلہ نمایند و استفادہ نورِ ہدایت از نبوت کلیہ کنند مانند ماہ کہ بذاتہ لذاتہ روشن و ساطع نہ ولے اقتباس انوار از آفتاب نماید۔"

ترجمہ:۔ "انبیاء دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) مستقل و متبوع نبی (۲) غیر مستقل اور تابع نبی۔ مستقل انبیاء نئی شریعت لاتے ہیں۔ اور نئے دور کے بانی ہوتے ہیں ان کے ظہور پر دنیا نیا لباس پہنتی ہے۔ اور نئی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ نئی کتاب نازل ہوتی ہے۔ اور وہ بلاواسطہ حقیقت الوہیت کا نور اخذ کرتے ہیں۔ ان کی روشنی ذاتی روشنی ہوتی ہے۔ جیسا کہ سورج اپنی ذات میں روشن ہے۔ اس کی روشنی کسی اور کوکب سے مقتبس نہیں۔ دوسری قسم کے نبی جو تابع ہوتے ہیں اور سابقہ شریعت کے ترویج کنندہ۔ وہ فرع کی حیثیت رکھتے ہیں مستقل نہیں ہوتے۔ وہ مستقل انبیاء سے فیضان حاصل کرتے ہیں۔ اور ان کی نبوت کلیہ سے مستفید ہوتے ہیں۔ جیسا کہ چاند اپنی ذات میں روشن نہیں۔ لیکن وہ سورج سے نور حاصل کرتا ہے۔"

(رسالہ مفاوضات عبد البہاء ص ۱۱۲ مطبوعہ مصر)

جب یہ بہائی عقیدہ ثابت ہو گیا۔ کہ نبی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ مستقل و صاحبِ شریعت۔ اور تابع و غیر تشریعی نبی۔ پھر یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ بہائیوں کے نزدیک خاتم النبیین کے ذریعہ سے دورِ نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اسی لئے ماننا پڑے گا۔ کہ بہائی شرعی اصطلاح میں اپنے بانی کو نبی کہہ ہی نہیں سکتے۔ اگر وہ کہیں ان کے لئے نبی کا لفظ استعمال کریں گے۔ تو وہ محض لوگوں کو مغالطہ دینے کے لئے۔

عام طور پر بہائی لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہر نبی نئی شریعت لاتا ہے۔ حالانکہ یہ عقیدہ خود جناب عبد البہاء افندی کے بیان کے صریح خلاف ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ بہائیت میں داخل ہونے والے بہت سے لوگ بھی بہائی عقائد سے ناواقف ہیں۔ اور بعض ہوشیار لوگ ہر موقعہ پر الگ الگ عقیدہ پیش کر دیتے ہیں۔

بہائیوں کے ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انبیاءؑ کی آمد کو بند کر دیا ہے۔ آپ پر **دورِ نبوت** کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ بہاء اللہ کو نبی نہیں مانتے۔ بلکہ **الوہیت کے مقام** پر سمجھتے ہیں۔ بہائیوں کے رسالہ کوکب ہند دہلی میں لکھا ہے:۔

(الف) "نہ تو آیۂ مبارکہ میں نبی کا لفظ ہے۔ نہ فرقان کے موعود کو نبی کہا گیا ہے۔ نہ اہلِ بہاء حضرت بہاء اللہ جل ذکرہ الاعظم کو نبی مانتے ہیں۔ اور کوکبِ ہند میں بارہا اس کا اعلان کیا جا چکا ہے۔" (کوکب ہند ۷ر مئی ۱۹۳۱ء)

(ب) "اہلِ بہاء **دورِ نبوّت کو ختم** جانتے ہیں۔ امّتِ محمدیہ میں بھی نبوت جاری نہیں سمجھتے۔ ہاں خدا کی قدرت کو ختم نہیں جانتے۔ اس لئے خدا کی قدرت کے نئے ظہور کو تسلیم کرتے ہیں۔ جو نبوت سے آگے ایک نئی شان رکھتا ہے۔ اور یہ دورِ نبوت کے ختم ہونے کا کھلا اعلان ہے۔ اسی لئے اہلِ بہاء نے کبھی نہیں کہا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی۔ اور موعود کل ادیان نبی یا رسول ہے۔ بلکہ اس کا ظہور **مستقل خدائی ظہور** ہے۔"

(کوکب ہند جلد ۶ عدد ۲ر جولائی ۱۹۳۸ء)

جب بہائیوں کے نزدیک خاتم النبیین کے معنے دورِ نبوت کو ختم کر دینے والے کے ہیں۔ تو وہ بہاء اللہ کو کسی صورت میں نبی نہیں مان سکتے۔ بلکہ وہ اپنے بانی کو مستقل خدائی ظہور قرار دیتے ہیں۔ بہائیوں کے اس عقیدہ سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ نبی خواہ صاحب شریعت جدیدہ ہو۔ خواہ تابع شریعت ہو ہرگز نہیں آ سکتا۔

جناب عبد البہاء سے امریکہ میں سوال ہوا۔ کہ نبیوں کی کتنی قسمیں ہیں۔ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ:۔

بہائی مبلغ ابو الفضل ایرانی لکھتے ہیں:۔

"اینکہ جناب شیخ گمان فرمودہ اند کہ شاید ادعائے ایشاں ادعائے نبوت باشد محض وہم و گمان خود جناب شیخ است و ہر کس با اہلِ بہا معاشر و یا از کتب ایں طائفہ مطلع باشد مے داند کہ نہ در الواح مقدسہ ادعائے نبوت وارد شدہ و نہ بر السنۂ اہلِ بہاء لفظ نبی بر آں وجود اقدس اطلاق گشتہ" (کتاب الفرائد ص ۲۷۵)

ترجمہ:۔ "جناب شیخ (عبد السلام) صاحب نے جو یہ گمان کیا ہے۔ کہ شاید یہ لوگ یعنی بہاء اللہ وغیرہ دعوئے نبوت کرتے ہیں۔ یہ محض آپ کا وہم و گمان ہے۔ ہر شخص جسے اہلِ بہاء سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ یا اسے بہائیوں کی کتابوں پر اطلاع ہے۔ بخوبی جانتا ہے کہ نہ الواح مقدسہ میں ان کا دعوئے نبوت ہے۔ اور نہ ہی کبھی اہلِ بہاء نے ان پر لفظ نبی کا اطلاق کیا ہے۔"

اسی حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ جناب بہاء اللہ نے کبھی دعوئے نبوت نہیں کیا۔ اور بہائی بھی ان کو نبی نہیں مانتے۔ اب ظاہر ہے کہ وہ بہاء اللہ کو کیا مانتے ہیں؟ بہائیوں کے الفاظ میں وہ اسے "خدائی مستقل ظہور" مانتے ہیں۔ اور بہاء اللہ کے الفاظ میں وہ "لا الٰہ الا انا المسجون الفرید" کے مصداق ہیں۔ گویا صاف اور واضح طور پر ان کا دعویٰ الوہیت کا دعویٰ ہے۔ اور بہائی نصاریٰ کے مسیحؑ کو خدا ماننے کی طرح انہیں خدا مانتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

قرأت میں ترتیب قرآنی کو الٹنا درست نہیں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر بلاوجہ قرآنی ترتیب کو الٹا پلٹانا اور اس تصرف کے مناسب حال معنے کر لینا جائز ہے۔ تو اس سے لازم آتا ہے کہ ایسی تغیر و تبدیل کے ساتھ نماز بھی درست ہو۔ یعنی نماز میں اس طرح پڑھنا جائز ہو۔ یا عیسیٰ انی رافعک الیّ ثم متوفیک۔ حالانکہ ایسا تصرف مفسد نماز اور داخل تحریف قرآن ہے۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ بحوالہ تریاق القلوب صفحہ ۱۴۷) (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواست دعاء

مکرم خواجہ محمد شفیع صاحب وکیل چکوال عرصہ سے بندش پیشاب کے باعث بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور آج کل میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ مکرم خواجہ صاحب موصوف مقامی جماعت کے لئے روح رواں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ درویشانِ قادیان اور دیگر احباب خواجہ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔" (خاکسار خورشید احمد منیر واقفِ زندگی مقیم چکوال ضلع جہلم)

بچوں کا سرمایہ — اُن کے قیمتی اوقات

(قسط نمبر ۲)

نتیجے سوری ابتدائی حساب یا نی سکھانے کی بجائے مختلف ٹھوس چیزوں کے ذریعہ سکھاتی تھیں جو بچے کو خود بنانا پڑتی تھیں۔ اس کے سکول میں اڑھائی سال کے بچے یہ جانتے تھے کہ کسی میز کو کس طرح اٹھا کر دوسری جگہ رکھا جائے کہ اس پر پڑے ہوئے چینی کے برتن گرنے نہ پائیں۔ وہ اپنا منہ ہاتھ خود دھوتے تھے اپنے جوتوں کو خود پالش کرتے تھے اپنے اپنے کمرے کے فرش کو خود صاف کرتے تھے۔ کمرے میں دھات کی بنی ہوئی چیزوں کو خود چمکاتے تھے اور اپنے اپنے باغ بنا کر باغبانی سیکھتے تھے

۴۔ "مفرون" سے "مجرد" کی طرف آنا
concrete to abstract

"مفرون" سے مراد یہاں ایسی اشیاء ہیں جو حواس خمسہ کے ذریعہ محسوس ہو سکتی ہوں۔ ان میں محسوس اور ٹھوس اشیاء۔ نقشے تصاویر اور خاکے وغیرہ شامل ہیں۔ اور "مجرد" سے مراد محض خیالات۔ دماغی نتائج۔ کلیات اور دلائل وغیرہ ہیں۔ انکو انسانی دماغ "مفرون" اشیاء کو محسوس کرنے کے بعد ان کے بارے میں اپنے تصورات کو ترتیب دینے کے نتیجہ میں حاصل کرتا ہے۔ اس اصول کا تعلق بچوں کی تربیت کی نسبت، ان کی تعلیم سے زیادہ ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ جن چیزوں کے متعلق بچوں کو کوئی بات سمجھانی ہو وہ چیزیں ان کو پہلے دکھا دینی چاہئیں اور اگر ممکن ہو تو ان کا استعمال بھی سکھا دینا چاہیئے۔

جدید طریق تعلیم میں یہ درست نہیں کہ پہلے کسی چیز کے متعلق زبانی سمجھا دیا جائے اور بعد از اں وہ چیز لا کر دکھا دی جائے بلکہ اس کا برعکس عمل حتی الوسع ضروری ہے۔ بچوں کے لئے ان نئے خیالات کے خیالات کے سمجھنے میں نسبتاً بہت کم دقت ہوتی ہے جن کا تعلق کسی نہ کسی رنگ میں تصاویر واقعات امثال یا امثال محسوسہ سے قائم ہو۔ مجرد خیالات کا سمجھنا بعض اوقات بڑی عمر کے لوگوں کے لئے بھی مشکل ہو جاتا ہے

مثلاً اگر ہم بچوں کو جزیرہ کا تصور دلانا چاہتے ہوں تو اس کا ایک طریق تو یہ ہے کہ ان کو زبانی بتا دیا جائے کہ جزیرہ خشکی کا وہ ٹکڑا ہے جو چاروں طرف سے پانی سے گھرا ہوا ہو۔ لیکن دوسرا طریق یہ ہے کہ خود بچوں کو ایک ایسا گڑھا کھودنے کے لئے کہا جائے جس کے عین درمیان میں ٹیلے کی صورت میں مٹی کا ابھار چھوڑ گیا ہو بعد از اں ان کو اس گڑھے میں پانی بھرنے کے لئے کہا جائے اور پھر ان کو بتایا جائے کہ جو خشکی اس گڑھے کے درمیان میں باقی ہے اور جس کے اردگرد ہر طرف پانی ہے بالکل اسی طرح یہ جزیرہ ہوتا ہے۔

۵۔ "نصاب بچوں کیلئے ہونا چاہیئے نہ کہ بچے نصاب کے لئے"

پروفیسر بیلا ڈ (Ballard)

کے ان الفاظ کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کا پروگرام یا نصاب اس نقطۂ نظر سے نہ بنایا جائے کہ بچوں کو اس پر کاربند ہونے کے لئے مجبور کرنا ہے۔ بلکہ اسے ایسے طریق پر مرتب کیا جائے کہ وہ بچوں کی خواہشات کے مطابق ان کی (اپنی طرف سے پیش کردہ) ضروریات کو ایسے طریق سے مہیا کر سکے کہ بچے ان خواہشات کے بُرے پہلوؤں سے محفوظ رہ سکیں اور مفید پہلوؤں کو زیادہ سے زیادہ اپنا سکیں۔

فروبل نے اپنے طریق تعلیم کا لب لباب پیش کرتے ہوئے ایک معلّم یا مربی کی ڈیوٹی مندرجہ ذیل تین طور پر بیان کی ہے:۔

۱۔ بچوں کو کھیل میں مصروف رکھ کر ان کے اندرونی محرکات کو سرگرم عمل کرنا۔

۲۔ اچھی اور عمدہ محرکات کے پنپنے کے لئے سامان مہیا کرنا۔

۳۔ بُری اور مہلک محرکات سے ان کو نفرت دلانا اور عمدہ اخلاقی اوصاف کی زیادہ سے زیادہ حوصلہ افزائی کرنا۔

خاکسار
نصیرالدین احمد واقف زندگی

دعائے مغفرت

ملک محمد سعید صاحب ابن ملک محمد خورشید صاحب (ریٹائرڈ ڈی ایس ڈی او) منٹگمری چند دن ہوئے فوت ہو گئے ہیں۔ ان کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن لاہور میو ہسپتال میں ہوا تھا۔ اپریشن ناکامیاب ہونے کی وجہ سے وفات ہوئی۔ بزرگان سلسلہ دعائے مغفرت فرمائیں۔

منصور مبارک رفیع بہلول پور ضلع لائلپور

دعائے نعم البدل

میری بھانجی طاہرہ بیگم بنت چوہدری عبدالشکور صاحب "ریڈیو الیکٹرک سنٹر" ملتان چھاؤنی ۳۰ ستمبر کو اپنے مولائے حقیقی کے حضور پہنچ گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ والدین کے لئے صبر جمیل اور نعم البدل کی دعا فرمائیں۔

محمد عبدالرشید بیرون ہمنہ گیٹ
جھنگ شہر

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے!

بدقسمت کون ہے؟

"بدقسمت ہے وہ ——— جس کو اس کا موقع ملا اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا ——— اسی طرح بدقسمت ہے وہ جس نے مُنہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھلائی"

سیدنا حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ

کے ان ارشادات کی روشنی میں آئیے ہم اپنا محاسبہ کریں!

جماعت ہائے احمدیہ تحصیل پنڈی گھیب کا جلسہ

مورخہ ۳۰-۹-۵۵ کو زیر صدارت جناب کرنل ملک سلطان محمد صاحب امیر ضلع ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اجتماعی دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی مندرجہ ذیل جماعتوں کے نمائندے شریک ہوئے۔ دومیل۔ پنڈی گھیب کوٹ فتح خاں۔ کیمبل پور۔ کامرہ۔ پیرانہ۔ چھچھی مار۔ کھنڈہ خاص کسراں۔

تلاوت پیر فیض احمد صاحب نے کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "جمال و حسن قرآن" ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد ملک غلام نبی صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر تعلیم نے اپنی تقریر شروع کی۔ آپ نے حضرت اقدس کی کتاب کشتی نوح سے وہ مقدس تعلیم پڑھ کر سنائی جو آپ نے اپنی جماعت کو مخاطب ہو کر تحریر فرمائی ہے۔

ملک صاحب کی تقریر کے بعد دو احمدی بچوں نے مل کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی اور پھر ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے اپنی تقریر شروع کی جو کہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے مشن کے متعلق تھی۔ اسلم صاحب نے مخصوص انداز میں بیان کیا کہ یہ قانون قدرت ہے۔ اندھیرے کے بعد روشنی آتی ہے۔ ایسا قدیم سے چلا آیا ہے اور یہی سنت اللہ ہے کہ جب بھی دنیا گمراہی میں گرفتار ہوئی ان کی ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک انسان کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اس کے شامل حال ہوئی۔ چنانچہ آج بھی خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوقات پر رحم فرما کر اپنے ایک بندہ کو کھڑا کیا جو کہ اسلام کی تبلیغ پر مامور ہے۔ اس کے بعد منشی اللہ بخش صاحب نے خوش الحانی سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

آخر میں جناب کرنل ملک سلطان محمد صاحب نے قیمتی نصائح بیان فرمائیں۔ جماعتوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ احمدی احباب کو ان کا منصب بتایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں پر بھی روشنی ڈالی۔ خصوصاً مصلح موعود کی پیشگوئی پر جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

نماز جمعہ کے بعد سب بھائیوں نے بیٹھ کر جماعتوں کی تنظیم و تعلیم کے متعلق مشورے کئے۔ مقامی جماعت کے حسابات کی پڑتال کی گئی۔ وصول بقایا کے لئے ضروری ہدایات دی گئیں انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور اطفال کی تنظیم کے متعلق توجہ دلائی گئی۔ اور بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کے متعلق حافظ غلام حسین صاحب کو مقرر کیا گیا۔ بالآخر دعا کر کے تمام احباب رخصت ہو گئے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اجلاس ہماری توقع سے بڑھ کر کامیاب رہا۔

نائب امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور

پتہ مطلوب ہے

محمد الغفور رند ولد عبدالقدوس ساکن بیٹ قائم شاہ ضلع مظفر گڑھ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو نظارت امور عامہ میں اطلاع دیں۔

قائم مقام ناظر امور عامہ ربوہ

ولادت:۔ اللہ تعالیٰ نے میرے چچا جان میاں محمد اقبال احمد صاحب قریشی کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز اور خادم دین بنائے آمین نومولود برکت علی صاحب لدھیانوی کا پوتا ہے۔ عائشہ پروین بنت عبدالغنی قریشی محمد نگر لاہور

روسی مسلمانوں کے ذہنوں سے خدا کا تصور مٹایا جا رہا ہے

چینی کمیونسٹوں کے رسالہ "چاتنا یوتھ" نے اپنی ایک تازہ اشاعت میں لکھا ہے۔ اگر الحاد کا پروپیگنڈا مسلسل کیا جائے۔ تو مذہبی خیالات کو لوگوں کے ذہنوں سے بتدریج مٹایا جا سکتا ہے۔

مضمون کا عنوان "مذہب سے متعلق مسائل" ہیں۔ مضمون میں توقع ظاہر کی گئی ہے کہ وہ زمانہ آجائے گا۔ جب مذہبی تصورات ختم ہو جائیں گے۔ اور مذہب پر اعتقاد رکھنے والا کوئی نہیں ہوگا اگرچہ اس میں وقت لگے گا۔ رسالہ میں آگے چل کر لکھا گیا ہے

"لوگ ہر تصور کو ختم کر سکتے ہیں لیکن مذہب کے پیروؤں کے دماغوں سے خدا کے تصور کو محو نہیں کر سکتے تھے۔ تصوراتی مسائل انتظامی ذرائع سے حل نہیں ہو سکتے یہ کام ترغیب اور تعلیم سے انجام دیا جا سکتا ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے وسیع پیمانہ پر مسلسل پروپیگنڈہ کرنا اور سائنسی معلومات پھیلانا لازمی ہے

رسالہ نے اس سلسلہ میں لینن کا حسب ذیل بیان نقل کیا ہے:۔

"ہم مذہب کے خلاف جدوجہد میں نظریاتی ہتھیاروں یعنی تحریر اور تقریر کو استعمال کر سکتے ہیں"۔

رسالہ نے قارئین کو ساتھ ہی ساتھ یہ انتباہ بھی کیا کہ الحادی پروپیگنڈا بڑی ہوشیاری سے کرنا چاہیئے تاکہ لوگوں کے اتحاد میں ایسا فرق نہ پڑے کہ چین میں اشتراکی حکومت خطرہ میں پڑ جائے۔ اس سلسلہ میں ہمیں حسب ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

لینن نے لکھا ہے کہ:۔

"فرض کرو کسی خاص علاقہ میں مزدوروں کا طبقہ دو حصوں میں منقسم ہے۔ ان میں ایک ترقی یافتہ بے دین کارکنوں پر مشتمل ہے اور دوسرا قدامت پسند کارکنوں پر مشتمل ہے۔ جو خدا پر یقین رکھتے ہیں اب فرض کرو اس موقع پر کسی اقتصادی مشکل کی وجہ سے ہڑتال ہو جاتی ہے۔ تو ایسے موقع پر الحاد کا پروپیگنڈا نہ صرف نادرا ہوگا۔ بلکہ نقصان دہ ثابت ہوگا

مضمون کے آخر میں کہا گیا ہے کہ "چین کی اشتراکی حکومت تمام اہل ملک پر اثر انداز ہوئی ہے۔ اثر پذیروں میں مذہبی لوگ بھی ہیں۔ جن کے سیاسی تصور میں اضافہ ہو گیا ہے۔ علاوہ ازیں تمام تصورات نیز مذہبی تصور بدلتے بدلتے ہیں۔

اشتراکی چین میں دار و گیر کی مہم

اخبار "نیو اکونومسٹ" نے لکھا ہے کہ اشتراکی چین میں "مجرموں" کی تلاش کی مہم اپنے عروج پر پہنچ رہی ہے۔ اور لوگوں کو مجنونانہ طریقہ پر خطاوار قرار دیا جا رہا ہے

اخبار نے بتایا ہے۔ کہ گذشتہ ہفتہ موکڈن کے لوگوں کے لئے ڈاک کے خصوصی بکس فراہم کئے گئے ہیں۔ ان میں ۲۲ اگست کو یعنی پہلے ہی دن سوا سو افراد کی شکایتیں ڈالی گئیں

جیہول، ووہان، اموسے اور شنگھائی میں جوابی انقلاب کرنیوالوں کی جماعتیں کی جماعتیں گرفتار کی گئی ہیں۔ ایک تازہ تقریر میں چین کے وزیر انصاف نے بتایا کہ عوامی عدالتیں جوابی انقلاب کرنے والوں سے متعلق تین لاکھ ۷۳ ہزار چھ سو چار مقدموں کی سماعت کر چکی ہیں۔ علاوہ ازیں ۳۷۰۱۷ ٹریبونل اور ایک لاکھ ۵۰ ہزار نو سو ۶۶ مصالحتی کمیٹیاں ان مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچا رہی ہیں۔ جنہوں نے زراعت کی اشتراکی تنظیم میں رکاوٹ ڈالی تھی۔ ص

(ص) اکونومسٹ نے لکھا ہے کہ:۔

"وزیر انصاف نے عدالتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ان تمام لوگوں کو دبا دیں جن پر حادثوں کی تم دور تنظیم میں خلل ڈالنے کی مجرمانہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے اور یہ کہ جہاں کہیں مناسب ہو سخت قسم کی سزائیں دی جائیں۔

حکومت چین جن اسباب کی بنا پر پریشان ہے اور سزائیں دے رہی ہے وہ باخبار کے خیال میں حسب ذیل ہیں:۔ حکومت کی طرف سے پیداوار کی جبری خریداری کے خلاف کسانوں میں بے چینی کا پھیلنا زیادہ کام کرنے کیلئے لوگوں کو اکسانے کی ضرورت۔ لوگوں میں انقلابی جوش کا کم ہونا اور یہ سمجھنا کہ انقلابی کش مکش کی وجہ سے ان کو آرام نہیں ملے گا۔

درخواست ہائے دعا

۱- مکرمی سردار خان صاحب سٹور کیپر مہمان خانہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

رفیق احمد کارکن مہمان خانہ

۲- میری ہمشیرہ چند دنوں سے بوجہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔

رشید احمد متعلم ہائی سکول ربوہ

آج کا مراکش

مراکش میں فرانسیسی نو آبادکاروں نے مراکشی باشندگان کی ہمتیں پست کرنے کے لئے ایک دہشت پسند جماعت بنا رکھی ہے۔ جس کی وجہ سے اب خود یورپین خوفزدہ رہتے ہیں کہ کہیں کوئی قوم پرست ان کی اس حریت دشمنی کا انتقام نہ لے چنانچہ جب کوئی فرانسیسی سنیما جاتا ہے تو وہ پہلے اپنی سیٹ کے نیچے خوب دیکھ بھال کر لیتا ہے کہ کہیں کوئی بم تو نہیں۔ سڑک پر جو موٹریں پارک کی جاتی ہیں ان کے انجن کے ہڈ کو بائیسکل چینوں سے خوب کس کر باندھ دیا جاتا ہے کہ مبادا کوئی اندر ڈائنامیٹ رکھ دے۔ ہر تمباکو فروش اپنے ساتھ ایک بھرا ہوا پستول رکھتا ہے۔ اس لئے کہ فرانسیسی سگرٹوں کا فرانسیسی مال کی طرح عام بائیکاٹ ہے چنانچہ فرانسیسی آبادکاروں کے بڑے بڑے ڈیپارٹمنٹل سٹور اس وقت ملبہ اور کھنڈر میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اس طرح مراکشی حریت پسند سامراج پسندوں کو یہ سبق دیتے رہتے ہیں کہ جذبہ آزادی سے دشمنی مناسب نہیں۔ بم پھٹنا۔ آگ لگ جانا۔ دھماکے سے دوکان اڑ جانا روز کا معمول ہو چکا ہے۔ اب فرانسیسی آبادکار اپنے خاندانوں کو گرما میں فیض کی دلفریب پہاڑیوں میں نہیں بھیجتے بلکہ فرانس روانہ کرتے ہیں اب وہ ہوٹلوں میں کھانے سے بھی ڈرتے ہیں کہ شاید اس میں زہر ملا ہوا ہو۔ طلایہ گرد پولیس میں ہمیشہ ٹامی گن لئے پھرتے ہیں اور آہنی خود پہنے رہتے ہیں۔ بائیسکل پولیس میں اپنے ہینڈل بار پر سٹین گن رکھے رہتے ہیں۔ شہر کے ہر چوراہے پر فوج متعین ہے اور تمام اہم اور کلیدی مقاموں پر فوجی پہرہ ہے۔ مراکشیوں کی آبادی مدینہ میں رات ۸ بجے سے کرفیو ہے اور یورپین آبادی میں ۱۱ بجے کا فلم شو ساڑھے ۷ بجے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ درجن بھر نائٹ کلب سنسان اور بند پڑے ہیں اور ایک مالک حال ہی میں دیوالیہ ہو کر اپنی کاروبار فروخت کر چکا ہے۔

جب رات طاری ہوتی ہے تو ہر طرف سناٹا چھا جاتا ہے جسے صرف طلایہ گرد بکتر بند گاڑیوں کا شور ہی توڑتا ہے۔ رات بھر ۸۰ لاکھ مجاہدین کے دل جذبۂ آزادی سے معمور دھڑکتے رہتے ہیں تو یورپین آبادی کے دل خوف سے دھڑکتے ہیں۔

گزشتہ دو سال میں ریوالور۔ بم۔ رسی۔ چاقو۔ پنجر اور ہتھوڑی سے حملوں کے ۱۲۲۲ واقعات پولیس میں درج کرائے جا چکے ہیں۔ خود فرانسیسیوں میں ایک ایسا گروپ ہے جو انتہا پسند فرانسیسی دہشت پسندوں کو ناپسند کرتا ہے اور ان دو کے مابین بھی کبھی جدال و قتال کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ دہشت پھیلانے والوں میں ہسپانوی آبادکار بھی شامل ہیں جنہیں ہسپانیہ سے نکال دیا گیا ہے۔ فرانسیسی تو ناکامی کے بعد فرانس چلے جائیں گے لیکن یہ جلاوطن ہسپانوی کہاں جائیں گے؟

(دنوائے وقت)

اٹیمی قوت پر پاکستان اور امریکہ میں معاہدہ

پاکستان میں اٹیمی قوت کو سرعت کے ساتھ ترقی دینے کے لئے پاکستان اور امریکہ کے درمیان ۱۱ اگست کو ایک امدادی معاہدہ ہوا ہے۔ معاہدہ کے تحت اٹیمی قوت کے استعمال سے متعلق تحقیقات کی جائے گی۔ معاہدہ پر ابتدائی دستخط ۱۵ جون ۱۹۵۵ء میں ہوئے تھے۔ معاہدہ پر بمقام واشنگٹن محکمہ خارجہ میں دستخط کئے گئے ہیں۔ پاکستان کی طرف سے سفیر امجد علی نے اور امریکہ کی طرف سے نائب وزیر خارجہ جارج ایلن اور اٹیمی قوت کے کمشنر جان فان الیدمان نے دستخط کئے ہیں۔ معاہدہ کے تحت پاکستان کو اٹیمی قوت سے بجلی پیدا کرنے والی ان مشینوں کے ڈیزائن، تعمیر اور طریق استعمال سے متعلق معلومات فراہم کی جائیں گی جو تحقیقات کی غرض سے نصب کی جا رہی ہیں۔

معاہدہ کے تحت امریکہ کا اٹیمی قوت کا کمیشن حکومت پاکستان کو چھ کیلوگرام (۱۳۰۲ پاؤنڈ) تک یورینیم ۲۳۵ پورے نیم پٹہ پر دے گا۔

فرانسیسی اسمبلی نے مراکش کی مجوزہ اصلاحات کی منظوری دیدی

پیرس ۱۰ اکتوبر۔ فرانس کی نیشنل اسمبلی نے تین دن کی طویل بحث کے بعد بھاری اکثریت سے مراکش کی مجوزہ اصلاحات کی منظوری دے دی۔ فرانس کے نئے وزیر دفاع نے مراکش کے دورہ سے واپسی پر بتایا کہ مراکش اور الجزائر کے حالات مکمل طور پر قابو میں ہیں۔

فرانس کی نیشنل اسمبلی نے تین دن کی طویل بحث کے بعد ۱۴۰ کے مقابلے میں ۴۷۷ آراء کی اکثریت سے مراکش کی مجوزہ اصلاحات کی منظوری دے دی ہے۔ یہ منظوری سوشلسٹوں کی طرف سے پیش کی گئی۔ ایک قرار داد کے ذریعہ دی گئی۔

ان اصلاحات کے تحت مراکش کو داخلی خود مختاری دے دی جائے گی مراکش کے سلطان سید مولائے بن عرفہ کی جگہ ایک ریجنسی کونسل قائم کر دی جائے گی اور امور خارجہ اور دفاع کے علاوہ تمام شعبے مراکش کی نمائندہ حکومت کے سپرد کر دیئے جائیں گے۔

مقبوضہ کشمیر میں خوف و ہراس

راولپنڈی ۱۰ اکتوبر۔ سرحد کے قریبی علاقوں میں پاکستانی [illegible] گرو ہیوں کی آمد کی افواہوں سے مقبوضہ کشمیر کے لوگ ہراساں ہو کر زیادہ محفوظ علاقوں کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ بخشی حکومت نے سرحدی علاقوں کی آبادی کا حوصلہ بلند رکھنے کے لئے انہیں [illegible] گروہیوں پر تلواروں اور چاقوؤں سے حملہ کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

پونچھ اور اس کے گردونواح کے غیر مسلم اپنے کنبوں سمیت گھر بار چھوڑ کر بھاگ چکے ہیں۔ ان میں سے اکثر بھارت کا رخ کر رہے ہیں۔ دوسرے سرحدی علاقوں کا بھی یہی حال ہے۔

لائلپور کے بیالیس ۴۲ دیہات سیلاب کے نرغہ میں

لائلپور ۱۰ اکتوبر۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بارہ دیہات اور تحصیل جڑانوالہ کے ۳۰ گاؤں اب تک سیلاب کی زد میں آ چکے ہیں۔ نہر جوملی کو ایک اور مقام پر کاٹ دینے کے لئے امداد طلب کی گئی ہے سدھنائی ہیڈ ورکس کے نیچے پانی کی سطح بلند ہو گئی ہے مگر بقو کی کے مقام پر گر رہی ہے چیچہ وطنی کمالیہ روڈ ٹوٹ گئی ہے۔ کمالیہ میں سے غلہ کے ذخیرے اور ریکارڈ کو نکال لیا گیا ہے۔

(م) بھر گیا ہے ستلج کے سیلاب سے تحصیل چونیاں کے ۳۵ گاؤں زیر آب آ گئے ہیں۔ لاہور اور شمال مغربی اضلاع کے درمیان ریلوے کا آخری رابطہ بذریعہ شیر شاہ کندیاں قائم تھا آج وہ بھی منقطع ہو گیا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق پہلے روز کرشن نگر اور بعض دوسرے علاقوں میں پانی کی سطح نو فٹ تھی۔ اب ان علاقوں میں پانی کی سطح ساڑھے چار فٹ رہ گئی ہے۔ لاہور کے سیلاب زدہ علاقہ میں جنگلی سؤر سانپ اور مختلف النوع حشرات الارض سیلاب کے پانی میں بہہ آئے ہیں۔

شیخوپورہ، ملتان اور منٹگمری میں کئی دیہات زیر آب آ گئے

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ دریائے راوی کے سیلاب سے اب لائلپور، منٹگمری اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں متعدد دیہات زیر آب آ گئے ہیں۔ کل ستلج کے سیلاب نے ضلع منٹگمری کے بعض اور دیہات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا [illegible] ایک سرحدی علاقہ زیر آب آ گیا ہے اور نہر لوئر باری دوآب میں شگاف آ جانے کی وجہ سے کئی دیہات میں پانی داخل [illegible]

خدام الاحمدیہ ربوہ کی امدادی پارٹی

(بقیہ صفحہ اول)

ربوہ کے مختلف اداروں اور محلہ جات کے خدام نے ذوق و شوق کے ساتھ اپنی خدمات پیش کر دیں۔ پارٹی ایسے طور پر مرتب کی گئی کہ وہ مصیبت زدگان کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کے قابل ہو سکے۔ چنانچہ طبی امداد کے لئے ڈاکٹروں اور ادویات کا انتظام کیا گیا۔ مکانوں کی مرمت کے لئے معماروں اور مستریوں کو منتخب کیا گیا۔ ۷ ستمبر کی شام کو یہ پارٹی مولوی محمد احمد صاحب ثاقب پروفیسر جامعۃ المبشرین کی قیادت میں شیخوپورہ روانہ ہو گئی جہاں پر اب تک وہ مصروف عمل ہے۔

سیلاب سے پنجاب کو عدیم النظیر جانی و مالی نقصان پہنچا ہے

وزیراعظم پاکستان چوہدری محمد علی کی نشری تقریر

لاہور ۹ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی نے کل شام سوا سات بجے نشری تقریر میں پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ۵۰ لاکھ روپے کی عبوری رقم منظور کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ وادی سندھ میں سیلاب کی روک تھام کے اقدامات کی سفارش کرنے کے لئے عنقریب ایک سیلابی کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ جو سارے علاقہ کا جائزہ لینے کے بعد حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔ وزیر اعظم نے بری و فضائی فوج کی نمایاں خدمات کا بھی اعتراف کیا جو اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے سیلاب زدگان کی امداد میں پیش پیش ہے۔

چوہدری محمد علی نے سیاسی و غیر سیاسی اور خدمت خلق سے متعلقہ تمام جماعتوں اور افراد سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ آگے آئیں اور حکومت پر سیلاب زدگان کی امداد و آباد کاری کا جو بار گراں آ پڑا ہے۔ اس میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی نے آج ستلج اور راوی کے درمیان اور ضلع سیالکوٹ کے متاثرہ علاقوں پر پرواز کی۔ آپ فضائی جائزہ کے بعد ۱۲ بجے دوپہر سے تھوڑی دیر بعد لاہور پہنچے تھے۔

چوہدری محمد علی نے بتایا کہ یوں تو سیلاب سے سارے علاقہ کو نقصان پہنچا ہے۔ لیکن بعض مقامات پر پانی ہی پانی دکھائی دیتا ہے۔ آپ نے کہا۔ پنجاب کو سیلاب سے جو جانی و مالی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ سڑکیں تباہ ہو گئی ہیں۔ ریل کی پٹڑیاں بہہ گئی ہیں۔ اور مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔

ایک یونٹ کی پہلی کابینہ عبوری نوعیت کی ہو گی" (وزیراعظم)

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی نے یہاں پہنچنے پر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ایک یونٹ کے قیام کے بعد تین چار ہفتے کے اندر وحدت مغربی پاکستان کی مجلس قانون ساز کے انتخابات منعقد کرائے جائیں گے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ایک یونٹ کے قیام کے بعد ایک چھوٹی عبوری نوعیت کی کابینہ کو بھی تشکیل دی جائے گی۔ جو اسمبلی کی تکمیل تک کام کرے گی۔